سلسلۂ اشاعت ۲

مسلمانوں کی ایجادیں

از

جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب

مصنف اسلامی مساوات، اسلام اور غلامی وغیرہ
آنریری جنرل سکریٹری۔ مسلم اسوسی ایشن پھلواری شریف

ملنے کا پتہ

مسلم بک ڈپو۔ پھلواری شریف پٹنہ

مطبوعہ برقی پریس۔ بانکی پور پٹنہ

قیمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تواریخ کی ورق گردانی کیجیے تو معلوم ہو جائیگا کہ مسلمانوں نے ایسی ایسی نادر چیزیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر دنیا کے سامنے رکھ دی تھیں۔ کہ عقل انسانی آج تک حیران ہے اور جنکی یاد پر آج دنیا جتنا آنسو بہائے کم ہے۔ وہ کون سے علوم تھے جنہیں مسلمانوں نے حاصل نہ کیا وہ کون سے فنون تھے جنہیں مسلمانوں نے کسب نہ کیا؟ وہ کون سے ایجادات تھے جو ان سے بچ رہے ہے؟ اصفہان میں انہوں نے تلواریں بنائیں تو حلب میں آئینہ سازی کی۔ سوس میں سوئی بنائی تو تبریز میں قالین۔ سمرقند میں کاغذ اختراع کیا تو مصر میں مصری بنائی۔ مراکش میں چمڑے کی دباغت کی تو یمن میں ریشمی چادریں بنائیں۔ تونس میں جہاز سازی کی تو بغداد میں بارود بنائی۔

ابن یونس نے وقت کا صحیح اندازہ کرنیکے لئے آلۂ پنڈلیم ایجاد کیا۔ ابن ساعتی بہت مشہور گھڑی ساز تھا اور گھڑی سازی کے فن میں یکتائے روزگار تھا۔ کلاک ٹاور اسی کا اختراع ہے۔

خلیفہ ہارون الرشید نے شاہ فرانس (شارلمین) کو ایک گھڑی بھیجی تھی جسکو دیکھ کر وہاں کے لوگ دنگ تھے اور کسی کی سمجھ میں بھی نہیں آیا کہ کسطرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔

گھڑی عجیب صنعت سے تیار کیگئی تھی۔ ایک بجے اسکے اندر سے ایک سوار نکلتا۔ دو بجے دو۔ تین بجے تین۔ اسیطرح ایک ایک گھنٹہ کے بعد ایک ایک سوار زیادہ نکلتا۔

علامہ شبلی نے اپنے ایک مضمون میں ابن جبیر کے سفرنامہ سے دمشق کی ایک گھڑی کا تذکرہ کیاہے کہ باب جیرون کی دیوار دمیں طاق کی شکل کا ایک دریچہ ہے اور اسمیں بارہ چھوٹے پیتل کے طاقچے ہیں ان طاقچوں میں بارہ بارہ چھوٹے چھوٹے دروازے ہیں پہلے اور آخر طاقچوں کے نیچے دو باز بنے ہوئے ہیں جو پیتل کی تھالیوں پر کھڑے ہیں جب ایک گھنٹہ گذرتاہے تو دونوں باز اپنی گردنیں بڑھاتے ہیں اور اپنی چونچ سے ان تھالیوں میں اس انداز سے پیتل کی گولیاں گراتے ہیں کہ جادو معلوم ہوتاہے۔ گولیوں کے گرنیسے گونج پیدا ہوتی ہے۔ اور طاقچہ کا دروازہ جو اس گھنٹے کیلئے بنا ہوا ہے خود بخود بند ہوجاتاہے اسیطرح جب ایک دور پورا ہوجاتاہے تو تمام دروازے بند ہوجاتے ہیں۔

خلیفہ المستنصر باللہ عباسی نے بغداد کے مشہور مدرسہ مستنصریہ کیلئے ایک عجیب وغریب گھڑی بنائی تھی جسکی صورت یہ تھی کہ لاجورد کا ایک حلقہ آسمان کی شکل کا بنا ہوا تھا۔ اور اسمیں ایک آفتاب تھا جو برابر حرکت کرتا رہتا تھا۔

محمد بن موسیٰ پہلا شخص تھا جس نے کرہ زمین کی پیمایش کا طریقہ تبلایا۔ آلات ایجاد کئے اور اس فن میں بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔

میر فتح اللہ شیرازی نے سب سے پہلے ایسی بندوق ایجاد کی کہ جس پر بے

بے در بے آواز ہو اور آواز نہ ہو سکے۔

مسٹر س، پی، سکاٹ لکھتا ہے کہ

"رینان (Rein and) فوے (Fave) لیبان (Lebon) اور وائرڈاٹ (Vaer dot) جیسے علماء فاضل نے ایسی تحقیق و تدقیق کے بعد کہ جس میں مجال کلام نہیں رہتا، ثابت کیا ہے کہ اہل عرب ہی بارود اور توپوں کے موجد تھے"۔

جہاز بنانے میں مسلمانوں نے کچھ کم ترقی نہیں کی تھی۔ اندلس کے خلیفہ عبدالرحمٰن نے ایک اتنا بڑا جہاز بنایا تھا کہ اُسوقت یورپ میں کوئی جہاز اُس پایہ کا نہ تھا

ڈاکٹر لیبان لکھتا ہے کہ:۔

"عرب بہت بڑے جہاز راں تھے انکے تعلقات چین سے اسوقت قایم ہو چکے تھے جبکہ اس بحر اعظم کے وجود کا علم تک اہل یورپ کو نہ تھا۔ غالباً عربوں ہی نے پہلے قطب نما کا استعمال جہاز رانی میں کیا۔ اہل یورپ کو عربوں ہی کے ذریعے سے قطب نما کا علم ہوا"۔

ابوالصلت نے جر ثقیل کے وہ آلے بنائے جن سے غرق شدہ جہاز آسانی سے نکال لیا۔

مسلمانوں نے ہوا کا رخ معلوم کرنیکے لئے ایک آلہ بنایا تھا۔ شام کی جامع مسجد کے ایک گنبد کے اوپر ایک مجسمہ تھا جسکی شہادت کی انگلی ہوا کے رُخ پر خودبخود ہوجایا کرتی۔

ایک شخص شیر شاہ دیلمی نے مصر کے بادشاہ خلیفہ حافظ عبیدی کیلئے ایک عجیب و غریب آلہ "طبل قولنج" بنایا تھا جسکے بجانے سے ریاح خارج ہو کر پیٹ کا درد فوراً دفع ہوجایا کرتا۔ ہوائی جہاز کا موجد ایک مسلمان ہی ہے۔ ابوالقاسم عباسی حکیم

اندلس نے ایجاد کیا تھا اور اُس نے خود دور تک اس پر سفر بھی کیا تھا لیکن اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ ابن خلکان لکھتا ہے کہ ابو نصر فارابی نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا تھا جسکی مثال آج دنیا میں نہیں اس نے ایک روز سیف الدولہ کی مجلس میں اس آلہ کو بجانا شروع کیا جسکو سنتے ہی سب ہنسنے لگے۔ اس نے کھول کر اس آلہ کو دوسری ترکیب سے بجایا تو سب لوگ رونے لگے۔ پھر جب اسکی ترکیب بدلی تو سب لوگ سو گئے۔

شدید الدین بن رفیقہ جو اپنے زمانے میں ایجاد و اختراع میں فرد تھا۔ ایک عجیب و غریب پیالہ بنایا تھا اسکے بیچ میں ایک قبہ تھا جس پر ایک چڑیا بیٹھی رہتی اور بولتی جسکے سامنے وہ پیالہ رکھا جاتا اسکو پانی پینا پڑتا پینے کے بعد اگر پانی کچھ بچ جاتا تو چڑیا پھر بولتی اور جبتک پانی بالکل ختم نہیں ہو جاتا اسوقت تک بولتی رہتی۔

اسپین کے سلطان عبد المومن نے قرآن پاک رکھنے کیلئے ایک عجیب و غریب صندوق تیار کرایا تھا جس میں کنجی ڈالنے سے پٹ کھل جاتے اور اندر سے ایک خانہ نکلتا جسمیں ایک رحل کی کرسی رکھی ہوئی ہوتی۔ رحل خود بخود کھل جاتی اور جب رحل اور چوکی باہر نکل آتی تو پٹ خود ہی بند ہو جاتے جب کنجی الٹی طرف پھیری جاتی تو خانہ کھل جاتا اور چوکی اور رحل بند ہو جاتیں۔

لیڈی میریا کالیکٹ نے اپنی کتاب تاریخ اسپین میں اسی سلطان کے عجیب و غریب ممبر و کرسی کے بیانیں لکھتی ہے کہ جو ممبر اور کرسی عبد المومن کیواسطے اسکی خاص مسجد میں

بنائے گئے تھے اُس زمانے میں کل بنانیوالوں کی عقل بہت تیز تھی۔ ممبر خوشبودار لکڑی کا کسی حکمت سے بنایا تھا۔ بچوں اور پھلوں سے منقش تھا۔ نہایت صاف پٹری اور قبضے سونے کے تھے۔ چوکی بانشستگاہ نمازیوں کی بیش قیمت تھی جہاں جہاں چاہتے وہاں رکھتے تھے اور سرکانے میں کسی قسم کی کھڑکھڑاہٹ نہیں ہوتی تھی اُسکے چھ ٹکڑے تھے اور تہ بہ تہ ہوجاتے تھے اور اسکے ذریعے سے وہ بڑھ بھی سکتے تھے۔ اسکے قبضے ایسے بنائے گئے تھے۔ کہ مثل پہیوں کے استعمال میں آتے تھے۔ اور کچھ آواز کھڑکھڑاہٹ کی نہیں آتی تھی۔ ممبر اور کرسی ایسے علم ہندسے کے مطابق بنائی گئی تھی۔ کہ جب بادشاہ کسی دروازے سے داخل ہو اور وہ کھولا جائے تو اسیوقت اور فوراً اور مٹا ہٹ سکتے تھے۔ ممبر ایسا تھا کہ جب واعظ درجہ پر چڑھتا تھا تو رفتہ رفتہ اس کا دروازہ کھل جاتا۔ جب واعظ اسکے اندر داخل ہوجاتا تو آہستہ آہستہ بند ہوجاتا۔

سب سے پہلے مسلمانوں ہی نے شکر بنانے کی کلیں ایجاد کیں اور کارخانے بنائے۔ مسٹر سکاٹ لکھتا ہے کہ گنا بھی انہیں مسلمانوں کے طفیل میں یہاں (یورپ) میں پہونچا۔ اسکا رس نکالنا اور شکر بنانی بھی اہل اندلس ہی نے یورپ کو بتلائی "مسٹر سکاٹ لکھتا ہے کہ تراز و بھی اہل عرب ہی کی ایجاد ہے۔ صابن جسے ہم لوگ کا ایجاد سمجھے ہوئے ہیں وہ مسلمانوں ہی کا ایجاد کیا ہوا ہے۔ مسٹر سکاٹ لکھتا ہے کہ اقوام زمانہ قدیم باوجود اپنی تمام تہذیب و تمدن کے صابن سے بالکل ناآشنا تھے۔ جو اہل عرب ہی کی ایجاد ہے۔

الکحل۔ گندھک کا تیزاب۔ شورے کا تیزاب وغیرہ کے موجد مسلمان ہی ہیں۔ مسلمانوں نے بجھے چیتھڑوں سے کاغذ بنانا ایجاد کیا اور بقول ڈاکٹر لیبان مسلمانوں نے بہتر کاغذ اس وقت تک نہیں بنا۔

شہنشاہ اکبر کے دربار کا مشہور حکیم اور موجد "حکیم علی" نے ایک حوض بنایا تھا جسکے اندر ایک مختصر سا کمرہ تھا جس میں روشنی آنیکا کافی انتظام تھا۔ لیکن اسکے اندر پانی نہیں آسکتا تھا۔ اور دس بارہ آدمی بیٹھ کر اطمینان کے ساتھ کھاپی سکتے تھے۔

امیر فتح اللہ شیرازی نے ایک ایسی چکی بنائی تھی۔ جو بغیر پانی اور ہوا کی مدد سے خود بخود چلتی۔ اکبر کیلئے ایسے گیند تیار کئے گئے تھے۔ جو شب کے وقت کھیلے جاتے۔ یہ شعلہ کی طرح روشن ہوتے۔ اس قسم کے بہت سے ایجادات ہوئے جنکی تفصیل اس چھوٹے سے مضمون میں سما نہیں سکتی۔

صنعت و حرفت کی کوئی ایسی شاخ نہ تھی جسکو مسلمانوں نے درجہ کمال کو نہیں پہونچایا۔ مشہور مؤرخ سیڈ یلوٹ لکھتا ہے:۔

"اس زمانے میں لٹریچر کی ترقی قوائے عقلیہ کا نمو، قیمتی ایجادوں کا وجود ذہانت کی تیزی، طبع کی جودت، ہمیں اس بات کے قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ عرب ہر فن میں ہمارے اوستاد ہیں۔ ایک طرف تو انہوں نے ہم کو وسط زمانہ کی تاریخ، سفر و سیاحت اور لوگوں کے حالات سے مطلع

کیا دوسری طرف صنعت و حرفت، فن عمارت اور آرٹس کے اعلےٰ معلومات سے مستفیض کیا۔"

کچھ قمریوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ
عالم میں ٹکڑے ٹکڑے مری داستاں کے ہیں

گذارش

اگر آپ اسلامی فتوحات کا مختصر حال، مسلمانوں کا علمی کارنامہ، تصانیف وغ[یرہ]، صنعت و حرفت، کلوں اور ایجادوں کا مفصل تذکرہ دیکھنا چاہتے ہیں تو جناب مصن[ف] کی معرکتہ الآرا کتاب۔ اسلامی کارنامے کا انتظار کریں جو عنقریب شایع ہوگی یہ مضمون اسی کتاب کا اقتباس ہے۔

منیجر
مسلم بکڈپو پھلواری شریف